تنقید و تبصرہ

علی گڑھ میگزین - (علی گڑھ نمبر)

علی گڑھ میگزین، دیرینہ شہرت اور روایات کا حامل ہے اور اس کے خاص نمبر تو ایک مستقل ادبی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔ میگزین کا یہ علی گڑھ نمبر بہت اہتمام اور بڑی شان سے شائع ہوا ہے۔ مضامین کی افادیت اور تنوع نے ہمہ رنگی پیدا کر دی ہے۔ ضخامت بڑے سائز پر ڈھائی سو صفحات کے قریب۔ قیمت پانچ روپے۔ علی گڑھ یونیورسٹی (انڈیا) پتہ کافی ہے۔

اس پرچہ کے مضامین میں بہت ہی کارآمد اور جامع و مانع مضمون نیاز فتحپوری کا ہے، جو ریڈیو سے نشر ہو چکا ہے ڈاکٹر عابد حسین نے سید کا خواب اور اس کی تعبیر بڑی محنت سے لکھا ہے اور خوب لکھا ہے۔ احتشام حسین اور آلِ احمد سرور کے مضامین میں کام کی باتیں کم ہیں۔ وسعتِ نظری کی نمود زیادہ ہے۔ "سرسید کے دینی شعور و فکر" پر سعید احمد صاحب نے بڑا قابلِ قدر مضمون لکھا ہے، یہ مضمون اسلئے اور زیادہ قابلِ تعریف ہے، کہ جس سے فتویٰ کفر کا اندیشہ تھا اس نے سید کے اسلام کو صدق دل کے ساتھ تسلیم کیا ہے۔ "سرسید اپنے خطوط کی روشنی میں" بہترین مضمون ہے، اس مضمون کے مطالعہ سے سید کے خد و خال اچھی طرح نمایاں ہو جاتے ہیں۔ خلیق احمد اور صالحہ عابد حسین کے مضامین بھی اچھے ہیں۔ ڈاکٹر اشرف نے علی گڑھ کی سیاسی زندگی پر بہت پُر از معلومات مضمون لکھا ہے، مسلم لیگ اور پاکستان کا ذکر کرتے وقت انکے قلم کی شوخی طنز کے نشتر میں بدل گئی ہے، لیکن یہ وہ گناہ ہے جس کے مرتکب خود ڈاکٹر صاحب بھی ہو چکے ہیں، اور کانگرس کے بھرے جلسہ میں سردار پٹیل کی ڈانٹ بھی سن چکے ہیں۔ "سرسید اور ہندو مسلم اتحاد" بڑا سنہرا مضمون ہے۔ ہارون خان شیروانی سے توقع بھی اسی کی تھی۔ "علی گڑھ تحریک اور شبلی"۔ نیز "علی گڑھ تحریک اور جامعہ ملیہ" معاندانہ اور خوشامدانہ قسم کے مضامین ہیں، نہ ہوتے تو اچھا تھا۔ ڈاکٹر عليم صدیقی نے "مسلم یونیورسٹی کا نیا دور" لکھ کر دل کے جلے پھپھولے پھوڑے ہیں، اس مضمون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرسید اور ان کے رفقائے کار غلط کار بھی تھے اور بداندیش بھی، اور تنگ دل بھی، اب خدا نے ڈاکٹر صاحب کو امام معصوم بنا کر علی گڑھ بھیجا ہے تاکہ وہ اس کی تعمیر کریں۔

اس حوصلہ کو دیکھئے اور ہم کو دیکھئے! یہ زمانہ کا انقلاب ہے کہ جو لوگ اتنا ایثار نہ کر سکتے ہوں کہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے کے بعد اپنی مادر علمی ــــ جامعہ ملیہ ــــ کی خدمت کی بجائے لکھنؤ یونیورسٹی اور علی گڑھ کے طواف میں مصروف رہے ہیں وہ نئی پود کو طعنہ دیتے ہیں کہ بیکاری سے تنگ آ کر وہ پاکستان کا رُخ کیوں کرتی ہے و شخصیات اور جائزے کے زیرِ عنوان کئی بہترین مقالات شائع ہوئے ہیں۔ نئے علی گڑھ کے نام آلِ احمد سرور کی نظم زبان و بیان ہر اعتبار سے قابلِ توصیف ہے۔ میرزا لایت حسین کی "ذاتی ڈائری کے چند ورق" ایک نسخہ معنیٰ ہے عزیز مرزا مرحوم پر جو مضمون شائع ہوا ہے ہر اعتبار سے بہترین ہے، نواب اسحٰق خاں پر اسلم سیفی نے، اور عنایت اللہ پر صباح الدین نے، اثر انگیز مقالے لکھے ہیں۔ قاضی عبد الغفار نے محمد علی پر چند سطریں لکھی ہیں۔